1875 ـ امامت كا سب سے زيادہ حقدار شخص

سوال

ہمارى مسجد ميں كوئى مستقل اور تنخواہ دار امام نہيں، چنانچہ ہم لوگوں ميں سے كس شخص كو امامت كے آگے كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بہت سى صحيح احاديث آئى ہيں جن ميں بيان ہوا ہے كہ امامت كا سب سے زيادہ حقدار كون شخص ہے، اور كون شخص امامت كے ليے افضل ہے ذيل ميں ہم چند ايك احاديث درج كرتے ہيں:

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر تين شخص ہوں تو ان ميں سے ايك شخص ان كى امامت كروائے اور ان ميں امامت كا زيادہ حقدار وہ ہے جو قرآن مجيد زيادہ پڑھا ہوا ہو "

صحيح مسلم حديث نمبر (1077).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان اس طرح ہے:

" قوم كى امامت وہ كرائے جو ان ميں سے كتاب اللہ كا زيادہ قارى ہو اور قرآت ميں قديم ہو، اور وہ قرآت ميں برابر ہوں تو پھر ان كى امامت وہ كرائے جس نے پہلے ہجرت كى ہو، اور اگر وہ ہجرت ميں برابر ہوں تو پھر ان ميں سے زيادہ عمر والا شخص امامت كروائے... "

صحيح مسلم حديث نمبر (1079).

خلاصہ يہ ہوا كہ احاديث اس پر دلالت كرتى ہيں كہ امامت كا زيادہ حقدار وہ شخص ہے جو كتاب اللہ كا زيادہ قارى ہو اور نماز كے مسائل كو سمجھنے والا ہو.

صحابہ كرام كےدور ميں اسے امامت كے ليے آگے كيا جاتا تھا جو زيادہ قارى ہوتا، كيونكہ وہ آيات كى صحيح قرآت

سیکھتے، اور ان آیات میں جو علم اور عمل ہوتا اس کی تعلیم حاصل کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے علم اور عمل دونوں کو جمع کیا، صرف قرآن مجید کے حفظ پر ہی اکتفاء نہیں کیا جیسا کہ آج ہمارے دور میں حافظ قرآن کی حالت ہے، یا ان میں سے بعض متقن تلاوت اشخاص کی حالت، آواز تو بہت اچھی نکالتے ہیں لیکن انہیں نماز کے مسائل کا کچھ علم ہی نہیں ہوتا.

اگر وہ سب قرآت میں برابر ہوں تو پھر سنت نبویہ کو سب سے زیادہ جاننے والا امامت کروائے، اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ امامت کروائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں، یا پھر ہجرت ہو ہی نہ تو سب سے زیادہ عمر والا شخص امامت کروائے، جیسا کہ مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث میں ہے:

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب نوجوان تقریبا ایک ہی عمر کے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہاں بیس راتیں بسر کیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم اور رفیق تھے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ ہمیں اپنے بیوی بچوں کا شوق پیدا ہو چکا ہے یا ہم اشتیاق رکھتے ہیں تو ہمیں پوچھنے لگے کہ پیچھے کسے چھوڑ کر آئے ہو، تو ہم نے انہیں بتایا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ اور ان میں جاکر رہو اور انہیں تعلیم دو اور انہیں حکم دو، اور کچھ اشیاء کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں، یا مجھے یاد نہیں، اور نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم سے ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے بڑی عمر والا تمہاری امامت کروائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6705).

چنانچہ جب وہ قرآت اور علم اور ہجرت میں برابر ہوں تو انہیں حکم دیا کہ ان میں سے بڑی عمر کا شخص امامت کروائے، اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار شخص امامت کروائے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا تم میں سے اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ عزیز شخص وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو الحجرات.

اور اگر وہ ان سب اشیاء میں برابر ہوں اور اتفاق نہ کر سکیں تو پھر آپس میں قرعہ اندازی کریں.

کفار کے ممالک میں رہنے والوں میں سے نہ تو پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے والوں کو آگے کیا جائیگا اور نہ ہی وہاں

زیادہ دیر سے بسنے والے کو بلکہ قرآن مجید کے زیادہ حافظ اور نماز کے مسائل کو زیادہ سمجھنے والا شخص امامت کے لیے آگے کیا جائیگا، اور نہ ہی مسلمانوں کے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی شخصی خواہشات کی خاطر امامت میں تنازع کرتے پھریں، بلکہ انہیں اس شخص کو امامت کے لیے آگے کرنا چاہیے جسے شریعت نے آگے کیا ہے.

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے.

واللہ اعلم .